ضلع ایبٹ آباد کے شعبہ
ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE)
کے بجٹ برائے مالی سال 12-2011 تا مالی سال 15-2014
پر ایک تجزیاتی نظر

یہ بروشر ایبٹ آباد کے شعبہء ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) کے ضلعی تعلیمی بجٹ کے نمایاں رجحانات پر آگاہی فراہم کرتا ہے۔ اس کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ لوگ جان سکیں کہ تعلیمی شعبے میں بجٹ سازی اور وسائل کی تقسیم کن خطوط پر ہوتی ہے، نیز یہ کہ تعلیمی بجٹ اور حکومتی پالیسی میں کتنی موافقت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بروشر کا یہ بھی مقصد ہے کہ تعلیمی بجٹ سازی اور کھپت میں جہاں کہیں تعلیمی اہداف اور ترجیحی پالیسی سے اعراض موجود ہے، اس کو دور کرنے کے لئے آپ کی آواز کو اصلاحِ کار کی کوششوں میں شامل کیا جائے۔ یہی بہتر جمہوری طرزِ حکومت اور اصلاح و ترقی کی راہ پر چلنے کا تقاضا ہے۔ یہ کوشش آپ کی اور ہماری، سب کی ذمہ داری ہے۔

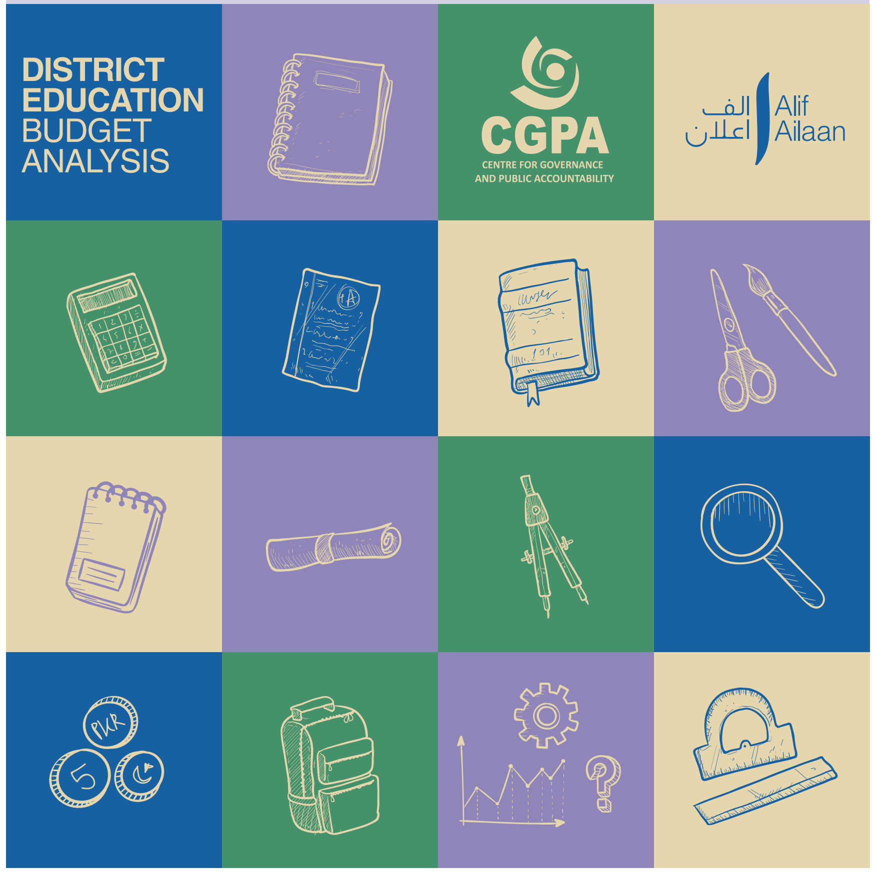

Centre for Governance and Public Accountability (CGPA)
Telephone: +92-91-111-243-243, Fax: +92-91-5843284
Email: info@c-gpa.org, Web: www.c-gpa.org

Distribution of Expenditure E&SE District Abbotabad by Primary and Secondary Education for FY 2011-12 to FY 2014-15 (Rs. in Millions)

	Primary Education		Secondary Education	
Years	Expenditure	% Share in Current Budget	Expenditure	% Share in Current Budget
2011-12	1332	47%	1517	53%
2012-13	1468	48%	1573	52%
2013-14	1796	48%	1964	52%
2014-15	1653	39%	2598	61%

(Source: Provincial Budget Database)

ترقیاتی اہداف اور تعلیمی پالیسی:

شعبۂ تعلیم کے ترقیاتی اہداف کو دیکھا جائے تو اقوام متحدہ کے Millennium Development Goals کے مطابق سو فیصد پرائمری تعلیم ہمارا اہم ترقیاتی سنگِ میل ہے لیکن ہمارے شعبۂ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) میں وسائل کی تقسیم ظاہر کرتی ہے کہ عملاً ہم نے اس 100 فیصد پرائمری تعلیم کے مقصد کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ پرائمری تعلیم کے لئے مطلوبہ وسائل مہیا نہ کرنے کی وجہ سے ہمارا 100 فیصد شرح خواندگی کا خواب ابھی تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا۔ اگر حکومت اس بارے میں سنجیدہ کوششیں کرے اور مالی وسائل کی فراہمی اور ان کے شفاف، نتیجہ خیز اور دیانتدارانہ استعمال کو یقینی بنائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم 100 فیصد پرائمری تعلیم کا ہدف پورا نہ کر سکیں۔ البتہ اس سلسلے میں چند قانونی سقم موجود ہیں، جن کو دور کرنا ہمارے منتخب نمائندوں اور متعلقہ شعبہ جات کے افسران کی ذمہ داری ہے۔ ان میں سرفہرست "حصولِ تعلیم کے حق (Right to Education)" کے لئے قانون سازی کا کام ہے۔ پاکستان کے دستور کے مطابق ریاست 5 سے 16 سال کی عمر کے ہر بچے (لڑکے اور لڑکی) کو معیاری اور مفت تعلیم وضع شدہ قانون کے مطابق فراہم کرنے کی ذمہ دار ہے۔ خیبر پختونخواہ کیلئے Right to Education کو وضع کرنا خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی کا کام ہے اور یہ کام ابھی تک نہیں کیا گیا۔ ملک کی باقی تمام صوبائی اسمبلیاں Right to Education پر قانون سازی کر چکی ہیں۔ لہذا ہم خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ Right to Education پر جلد از جلد مؤثر قانون سازی مکمل کرے اور انتظامیہ اس کو عملاً نافذ کر کے شہریوں کو قانون کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کی سہولیات فراہم کرے۔ نیز یہ کہ حکومت مطلوبہ وسائل فراہم کر کے شعبۂ تعلیم کی مالی مشکلات دور کرے۔

شعبۂ تعلیم میں جنسی بنیادوں پر وسائل کی غیر مساوی تقسیم:

خیبر پختونخواہ اور ضلع ایبٹ آباد کی آبادی میں مردوں اور عورتوں کی تعداد تقریباً برابر ہے۔ نیز اسکول جانے کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد بھی برابر ہے۔ لیکن لڑکیوں کے لئے تعلیمی سہولیات کی فراہمی کو جس قدر نظر انداز کیا جاتا ہے اس کا اندازہ ذیل میں پیش کئے گئے اعداد و شمار سے بخوبی ہوتا ہے:۔

- ☆ ایبٹ آباد میں موجود 1,851 گورنمنٹ اسکولوں میں سے صرف 690 اسکول (37 فیصد اسکول) لڑکیوں کے لئے ہیں جبکہ باقی 1,161 اسکول لڑکوں کے لئے ہیں۔
- ☆ ایبٹ آباد کے کل تدریسی عملے کی تعداد 6,952 ہے، جس میں سے صرف 2,773 خواتین اساتذہ ہیں جبکہ باقی 4,179 مرد اساتذہ ہیں۔ ان اعداد کے مطابق خواتین اساتذہ کی تعداد کل اساتذہ کا 40 فیصد سے بھی کم ہے۔
- ☆ گرلز اسکولوں اور خواتین اساتذہ کی اس قدر قلت کے باوجود اسکولوں میں داخل طلبہ کی تعداد کا 47 فیصد لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ داخل طلبہ کی کل تعداد 177,128 ہے، جس میں سے 83,894 لڑکیاں اور 93,284 لڑکے ہیں۔
- ☆ ان اعداد سے یہ جاننا مشکل نہیں کہ ایبٹ آباد میں طلبہ اور اساتذہ کا تناسب لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مختلف ہے۔ ضلع میں ہر 22 لڑکوں کے لئے ایک استاد جبکہ ہر 30 لڑکیوں کے لئے ایک اُستانی ہے۔
- ☆ لڑکوں کے اسکولوں، اساتذہ اور طلبہ کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے دستیاب وسائل کا بڑا حصہ لڑکوں کی تعلیم پر خرچ ہوتا ہے اور لڑکیوں کی تعلیم نسبتاً نظر انداز ہوتی ہے۔

لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ ان امتیازی اعداد و شمار کے باوجود ایبٹ آباد خیبر پختونخواہ میں Gender Parity Index میں اول نمبر پر ہے۔ ایبٹ آباد کا یہ اعزاز اپنی جگہ ـــــ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر ان امتیازی اعداد و شمار کے باوجود ایبٹ آباد Gender Parity Index میں صوبے بھر میں پہلے نمبر پر ہے تو باقی اضلاع میں لڑکیوں کے لئے اسکولوں کی تعداد، خواتین اساتذہ اور داخل طلبہ میں لڑکیوں کی تعداد کا تناسب کیا ہو گا؟

شعبۂ تعلیم میں جنسی مساوات کو قائم کرنا حکومت کی پالیسی بھی ہے اور معاشرتی ترقی کا ایک اہم اعشاریہ بھی ـــــ اس لئے ہم اپنے منتخب نمائندوں، حکومت کے متعلقہ اداروں اور سرکاری افسران سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ قوم کی بیٹیوں کی تعلیم کو نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ اس پر بھرپور توجہ دی جائے اور لڑکیوں کے لئے لڑکوں کے مساوی سطح پر اسکولوں، اساتذہ اور مالی وسائل کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ Conditional Grants کے 70 فیصد فنڈز کو لڑکیوں کی تعلیمی سہولیات کے لئے مختص کرنا قابلِ تحسین فیصلہ ہے۔ البتہ اس کے ساتھ ساتھ دیہاتی اور پسماندہ علاقوں میں والدین کو لڑکیوں کو تعلیم دلوانے پر قائل کرنا بھی ضروری ہے جو کہ Parent Teacher Councils کو زیادہ مؤثر اور فعال بنا کر، اور لوگوں میں بیداریٔ شعور کے لئے کاوشیں کر کے کیا جا سکتا ہے۔ اور ہم سب ایسی کاوشیں کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

بجٹ شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن(E&SE)

شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن(E&SE) کو دو مدوں میں بجٹ کی ترسیل ہوتی ہے:

-1 جاری بجٹ(CURRENT BUDGET)

-2 ترقیاتی بجٹ(DEVELOPMENT BUDGET)

شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن(E&SE) ضلع ایبٹ آباد میں ہونے والے جاری اور ترقیاتی تعلیمی اخراجات (Current & Development Expenditure on Education) برائے مالی سال 12-2011 تا مالی سال 15-2014 ذیل کے جدول میں پیش کئے گئے ہیں:۔

District Abbotabad E&SE Department Current and Development Expenditure (Rs. in Millions)

Years	Current Expenditure	Development Expenditure	Total Expenditure
2011-12	2,643	206	2,849
2012-13	3,130	298	3,428
2013-14	3,496	264	3,760
2014-15	1,872	516	2,388
Expenditure figures provided for Fiscal Year 2014-15 are up till February 2015			

(Source: Finance Department KP, Budget Database)

جدول میں پیش کئے گئے اعداد سے واضح ہے کہ جاری اخراجات‘ ترقیاتی اخراجات سے کہیں زیادہ ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر اخراجات‘ جس میں تدریسی و غیر تدریسی عملے کی تنخواہیں اور پنشن کی ادائیگی‘ اسکولوں کے روزانہ و ماہانہ اخراجات جیسے بجلی، پانی اور گیس کے بلوں کی ادائیگی، مرمت کا کام اور تدریسی ساز و سامان کی خریداری وغیرہ شامل ہیں‘ سب جاری بجٹ کی رقم سے ادا کئے جاتے ہیں۔جبکہ ترقیاتی بجٹ کی رقم سے نئے اسکولوں کی تعمیر، پہلے سے موجود اسکولوں کی اعلیٰ مدارج میں ترقی، اسکولوں میں نئے کمروں کی تعمیر اور اعزازی وظائف وغیرہ جیسے کام کئے جاتے ہیں۔

جاری اخراجات کی تقسیم:

شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) ایبٹ آباد کے جاری اخراجات کی تقسیم پر ایک نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ جاری بجٹ اخراجات کی تقریباً تمام تر رقم (97 فیصد سے زیادہ) تدریسی و غیر تدریسی عملے کی تنخواہوں اور پنشن میں صرف ہو جاتی ہے اور اسکولوں کے روزانہ و ماہانہ اخراجات یعنی انتظام و انصرام کے لئے نہایت قلیل رقم بچ پاتی ہے۔ذیل کے جدول میں ایبٹ آباد کے مالی سال 12-2011 تا مالی سال 15-2014 کے جاری بجٹ اخراجات کی تقسیم پیش کی جا رہی ہے‘ جس میں تنخواہوں اور انتظام و انصرام کی لاگت فیصد کے تناسب میں دکھائی گئی ہے:۔

Distribution of Current Budget Expenditure E&SE District Abbotabad by Salary and Non-salary for FY 2011-12 to FY 2014-15 (Rs in Millions)

Years	Salary		Non-salary	
	Salary Expenditure	% Share in Total Current Expenditure	Non-salary Expenditure	% Share in Total Current Expenditure
2011-12	2,595	98.2%	48	1.8%
2012-13	3,040	96.2%	119	3.8%
2013-14	3,424	98%	72	2%
2014-15	1,868	99.93%	5	.27%
Figures provided for expenditure for FY 2014-15 are up till Dec. 2014				

(Source: Provincial Budget Database)

مالی سال 12-2011 تا مالی سال 14-2013 کے دوران جاری بجٹ کی اوسط 97.5 فیصد رقم محض شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) کے تدریسی و غیر تدریسی عملے کی تنخواہوں اور پنشن کی ادائیگی میں صرف ہوتی رہی ہے اور باقی تمام اخراجات 2.5 فیصد رقم سے پورے کئے جاتے رہے ہیں۔

بقیہ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے 2.5 فیصد کی اوسط رقم نہایت قلیل ہے اور اس سے اسکولوں کا انتظام و انصرام چلانا نہایت مشکل ہے۔اتنے قلیل وسائل سے اسکولوں میں بنیادی سہولیات (جیسے چار دیواری، پینے کا صاف پانی، بجلی اور لیٹرین وغیرہ) تک مہیا نہیں کی جا سکتیں اور اس سے معیارِ تعلیم بھی متاثر ہوتا ہے۔تنخواہوں کے علاوہ تعلیمی اداروں کے دیگر اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مزید وسائل کی اشد ضرورت ہے اور ـــــ گورنمنٹ اسکولوں کی موجودہ صورتِ حال کے پیش نظر ـــــ ہم سمجھتے ہیں کہ جاری بجٹ کا کم از کم 10 فیصد حصہ دیگر اخراجات کے لئے مختص کرنا بہت ضروری ہے۔اس ضمن میں ایک احسن اقدام یہ ہے کہ خیبر پختونخواہ حکومت نے مالی سال 15-2014 میں انتظام و انصرام کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ضلع ایبٹ آباد کے شعبہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (E&SE) کو ماہِ فروری 2015ء تک 75 کروڑ 60 لاکھ روپے کے اضافی فنڈز جاری کئے تھے‘ جن سے اسکولوں میں اشیائے ضروریہ (مثلاً ٹاٹ، فرنیچر، کمپیوٹر وغیرہ) فراہم کرنے میں بڑی مدد ملی ہے۔

پرائمری تعلیم کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک:

سال 12-2011 تا سال 15-2014 کے دوران ضلع ایبٹ آباد کے جاری تعلیمی بجٹ کا محض 45 فیصد حصہ پرائمری تعلیم پر خرچ ہوتا رہا ہے، جبکہ پرائمری اسکولوں کی تعداد 1,549 ہے جو کہ سرکاری اسکولوں کی کل تعداد (1,851) کا 84 فیصد ہے۔پرائمری اسکولوں کے طلبہ کی تعداد 120,711 ہے جو کہ طلبہ کی کل تعداد (177,128) کا 68 فیصد ہے اور پرائمری اساتذہ کی تعداد 3,965 ہے جو کہ ضلع میں تعینات کل اساتذہ (6,952) کا 57 فیصد ہے۔

ان حقائق کے پیش نظر پرائمری اسکولوں کا ضلعی بجٹ میں حصہ غیر منصفانہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ پرائمری اسکولوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے اور ان کا تعلیمی معیار بھی کم درجے کا ہے۔بہت سے پرائمری اسکول 2 یا 2 سے بھی کم کمروں پر مشتمل ہیں اور 2 یا 2 سے بھی کم اساتذہ کی زیر نگرانی چل رہے ہیں اور ان میں بنیادی سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں۔

پرائمری اسکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے، ان میں بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے، ان کے نتائج بہتر بنانے کے لئے اور مجموعی طور پر ان کا معیارِ تعلیم بہتر کرنے کے لئے مزید وسائل درکار ہیں اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ثانوی اسکولوں (مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری) کا بجٹ کم کئے بغیر شعبہ تعلیم کا مجموعی بجٹ بڑھا کر پرائمری اسکولوں میں وسائل کی کمی کو پورا کیا جائے۔کیونکہ ثانوی اسکولوں کو بھی اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے مزید وسائل کی ضرورت ہے۔

مالی سال 15-2014 میں پرائمری اسکولوں کے طلبہ پر اٹھنے والا فی کس ماہانہ خرچ 1,114 روپے ہے جبکہ ثانوی اسکولوں کے طلبہ پر فی کس ماہانہ خرچ 3,837 روپے ہے۔پرائمری تعلیم جو کہ خواندگی کی بنیادیں تعمیر کرتی ہے، اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اور پرائمری طلبہ پر فی کس خرچ بڑھا کر اس کو ثانوی درجہ کے طلبہ کے فی کس خرچ کے قریب تر کرنا چاہیئے۔

مالی سال 12-2011 تا مالی سال 15-2014 کے ترقیاتی بجٹ کی رقم میں سے بھی زیادہ تر حصہ ثانوی درجے کی تعلیم پر خرچ ہوا ہے جو کہ 65 فیصد سے بھی کچھ زیادہ ہے اور پرائمری تعلیم پر ترقیاتی بجٹ کا صرف 35 فیصد حصہ خرچ ہوا ہے۔جاری بجٹ کی طرح ترقیاتی بجٹ کی کھپت بھی پرائمری اور ثانوی درجوں کے لئے منصفانہ بنانے کی ضرورت ہے۔

ذیل کے جدول میں ضلع ایبٹ آباد کے تعلیمی بجٹ برائے مالی سال 12-2011 تا مالی سال 15-2014 کے تعلیمی بجٹ کی تقسیم برائے پرائمری اور ثانوی تعلیم پیش کی جا رہی ہے:۔